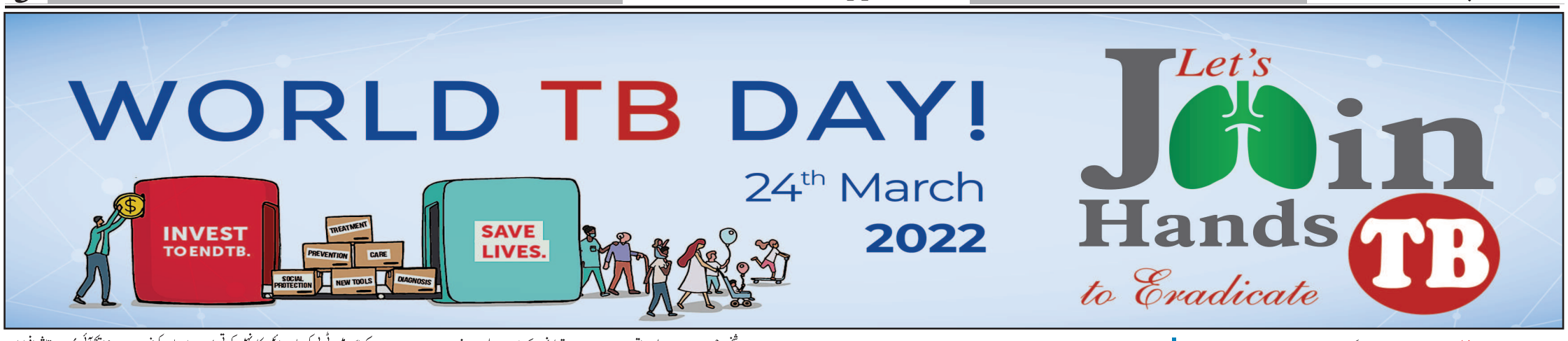

پیغام

ایس ایم وجیہہ الدین
کنٹری منیجر فائزر پاکستان

19ویں صدی کے اوائل میں امریکہ اور یورپ میں ٹیوبر کلوسس (ٹی بی)، جس کا بیکٹیریا پھیپڑوں میں پایا جاتا ہے اور اس کے خلیوں کو کھا جاتا ہے، مہلک ترین بیماریوں میں شامل تھی، جو ان ممالک میں ہر سات میں سے ایک شخص کی ہلاکت کا باعث بنی[1]۔ بدقسمتی سے یہ بیماری اب بھی پاکستان اور دنیا بھر کے ممالک میں صحت عامہ کا ایک بڑا مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ یہ کووِڈ-19 کے بعد دوسری بڑی متعدی بیماری ہے، جس سے 2020 میں عالمی سطح پر 15 لاکھ افراد ہلاک ہوئے[2]۔ 95 فیصد سے زیادہ کیسز اور اموات ترقی پذیر ممالک میں رپورٹ کی جاتی ہیں[2]۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ تپ دق کے زیادہ بوجھ والے ممالک میں پاکستان پانچویں نمبر پر ہے۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے تخمینے کے مطابق 2018 میں 44,000 پاکستانی ٹی بی سے ہلاک ہوئے، جو کسی بھی متعدی بیماری سے ہونے والی اموات کے مقابلے میں سب سے زیادہ تعداد ہے[3]۔

تپ دق کے سماجی و اقتصادی اور نفسیاتی اثرات کئی گُنا ہوتے ہیں۔ عموماً مالی نقصانات کا اندازہ براہ راست علاج کے اخراجات (بشمول ادویات، عملے اور استعمال کی جانے والی سہولیات کی لاگت) سے کیا جاتا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں معاشی اثرات کافی زیادہ ہوتے ہیں[4]۔ ایک مریض کے لیے ٹی بی کی سب سے بڑی بالواسطہ قیمت آمدنی کا نقصان ہے، بیماری اور موت کے باعث ضائع ہونے والی آمدنی عام طور پر علاج کے براہ راست اخراجات سے کہیں زیادہ ہوتی ہے، اس کے علاوہ کچھ معاملات میں یہ بیماری مریضوں کو سماجی طور پر بھی متاثر کرتی ہے۔

فائزر اس بیماری کا علاج، اسے بڑھنے سے روکنے اور مریضوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے لیے مئوثر ادویات تیار کر کے ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے پُرعزم ہے۔ ہم ملک میں ٹی بی کے تدارک میں مصروفِ عمل سرکاری حکام، این جی اوز اور میڈیکل کمیونٹی سمیت تمام متعلقہ شراکت داروں کے ساتھ مل کر تپ دِق کا مقابلہ کرنے کی جنگ میں سرگرمِ عمل ہیں۔ ہم ٹی بی کی مئوثر ادویات کو عالمی ادارہ صحت کے مقرر کردہ معیارات کے مطابق تیار کرنے میں مصروف عمل ہیں اور ان ادویات کو انتہائی مناسب قیمتوں پر دستیاب کرتے ہیں تا کہ ملک بھر میں مریضوں کی ان تک رسائی کو یقینی بنایا جاسکے۔

ہم مستقل بنیادوں پر ڈاکٹرز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور تشخیصی معاملات کو بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہیں اور عام لوگوں میں بڑے پیمانے پر بیماری سے متعلق آگاہی پھیلا رہے ہیں۔ ہم ہر سال 24 مارچ کو تپ دِق (ٹی بی) کا عالمی دن مناتے ہیں تا کہ عوام میں ٹی بی سے مرتب ہونے والے مضر صحت اثرات سے متعلق آگاہی پہنچا سکیں اور اس وبا کا مستقل بنیادوں پر خاتمہ کرسکیں۔

آیئے مل کر ٹی بی کا خاتمہ کریں!

PP-MYR-PAK-0066

ٹی بی کے خاتمے کے لیے سرمایہ کاری کریں۔ زندگیاں بچائیں

پروفائل: ڈاکٹر شاہینہ قیوم
ماہر امراض سینہ

ڈاکٹر شاہینہ قیوم ایک ماہر امراض سینہ ہیں جو کہ 35 سال سے ٹی بی کے مریضوں کے لئے خدمات انجام دے رہی ہیں۔ ڈاکٹر شاہینہ Stop TB Pakistan کی ٹرسٹی (Trustee) اور پاکستان چیسٹ سوسائٹی (Pakistan Chest Society) کی گورننگ کونسل (Governing Council) کی رکن بھی ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ ان افراد میں شامل ہیں جنہوں نے DOTS پروگرام پاکستان میں متعارف کروایا۔ ڈاکٹر صاحبہ جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر اور اوجھا انسٹیٹیوٹ سے بھی منسلک رہی ہیں۔ اس وقت ڈاکٹر شاہینہ برج کنسلٹنٹ فاؤنڈیشن (Bridge Consultant Foundation) کے ساتھ کام کررہی ہیں جو کہ ٹی بی کے لیے پبلک اور پرائیوٹ سیکٹر کے درمیان ایک برج کا کام کررہی ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ کئی تحقیقی مقالوں کی مصنفہ بھی ہیں۔

تپ دق کا عالمی دن ہر سال 24 مارچ کو منایا جاتا ہے۔ اس دن کا مقصد دنیا میں ٹی بی کے بارے میں آگاہی دینا ہے کہ ٹی بی قابل علاج اور قابل بچاؤ مرض ہے۔ ٹی بی کے علاج کی دوائیں ایک صدی سے دنیا میں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود 2020 میں ٹی بی سے مرنے والوں کی تعداد 15 لاکھ تھی۔ ٹی بی کے جراثیم دنیا کی چوتھائی آبادی (دو بلین افراد) کو متاثر کیا اور علاج اور بچاؤ کی موجودگی کے باوجود 1.3 ملین افراد نے علاج کے لیے رجوع نہیں کیا۔ بدقسمتی سے پاکستان ان ممالک ہی شامل ہے جہاں تشخیص اور علاج کی سہولتوں کے باوجود 2020 میں 570,000 میں سے 241,688 افراد علاج سے محروم رہے۔ 25,000 افراد میں مزاحمتی ٹی بی ہوئی جن میں سے 21,000 افراد کا علاج نہ ہوسکا۔ یہ ایک تشویس ناک صورتحال ہے کیونکہ اگر ایک ٹی بی کا مریض علاج سے محروم رہتا ہے تو وہ ایک سال میں 10 سے 15 افراد میں جراثیم منتقل کرسکتا ہے۔ یہ صورتحال کرونا کی وجہ سے اور بھی گمبھیر ہوئی ہے۔

ٹی بی کے علاج میں غفلت کی کئی وجوہات ہیں:۔

۱۔ ٹی بی کی علامتوں کا نہ پہچاننا۔

ہر وہ شخص جس میں مندرجہ ذیل علامتیں ہوں ان میں ٹی بی کا شبہ کرنا چاہیے۔۔ کھانسی، دو ہفتے سے زیادہ، بلغم میں خون آنا۔ ہلکا بخار ۔ ٹھنڈے پسینے آنا۔ بھوک کا نہ لگنا ۔ وزن میں کمی ہونا۔ اس کے علاوہ جسم کے کسی بھی نظام میں خرابی ٹی بی کی وجہ سے ہوسکتی ہے۔

۲۔ ٹی بی کے لیے ٹیسٹ نہ کروانا

ٹی بی کے مفت ٹیسٹوں کی سہولت ملک بھر میں سرکاری اور نجی اداروں میں موجود ہے۔ ٹی بی کے لیے درج ذیل ٹیسٹ کیئے جاتے ہیں۔

۔ بلغم کا خورد بینی معائنہ (Sputum Microscopy)، بلغم اور دیگر رطوبتوں کا سالماتی (MolecularTest) جو جین ایکسپرٹ (Gene Expert) کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ ٹی بی کا کلچر ٹیسٹ جس میں جراثیم کی افزائش اور اس پر اثر انداز ہونے والی دواؤں کی جانچ کی جاتی ہے۔ دیگر معاون ٹیسٹوں میں ایکسرے بائیوپسی وغیرہ شامل ہیں۔

۳۔ ٹی بی کا علاج نہ کروانا۔

ٹی بی کا عام علاج 6 ماہ تک کروانا ہوتا ہے۔ اس دوران جسم کے وزن کے حساب سے چار دواؤں تک استعمال کیا جاتا ہے اس دوران تین مرتبہ بلغم کا معائنہ بھی کیا جاتا ہے۔ ٹی بی کی دوائیں حکومت کی طرف سے مفت فراہم کی جاتی ہے لیکن پھر بھی ایک تہائی افراد علاج نہیں کرواتے ہیں، اس کے اسباب یہ ہیں۔

۔ ٹی بی ہونا ایک بدنامی کا سبب سمجھا جاتا ہے اور ٹی بی کے مریض کو ڈر ہوتا ہے کہ اسے اچھوت سمجھا جائے گا، اس سے امتیازی سلوک کیا جائے گا، معاشرہ اسے قبول نہیں کریگا اس لیے وہ مرض چھپاتا ہے اور علاج نہیں کرواتا حالانکہ ٹی بی عام بیماریوں کی طرح جراثیم سے لگتی ہے اور اس کا کسی کے اعمال یا گناہ وثواب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۔ ٹی بی کے علاج پر ہونے والے اخراجات کا خوف علاج سے دور لے جاتا ہے۔ ٹی بی کے مفت علاج کی سہولیات سے متعلق معلومات کسی بھی قریبی نجی کلینک سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

۔ دواؤں کے مضر اثرات کا خوف علاج شروع کرنے نہیں دیتا۔ ٹی بی کی دوائیں 95% افراد میں کوئی مضر اثر پیدا نہیں کرتی یہ بچوں اور حاملہ خواتین کو بھی استعمال کروائی جاتی ہے۔ اگر کسی کو کوئی مضر اثر ظاہر بھی ہو تو اس پر باآسانی قابو پایا جاسکتا ہے۔

ٹی بی کا علاج نہ کروا کر ہم ٹی بی کے پھیلاؤ میں حصہ دار بنتے ہیں اور یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ٹی بی سب سے پہلے ہمارے اردگرد کے افراد یعنی ہمارے پیاروں کو متاثر کرتی ہے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ٹی بی کا ایک بڑا مسئلہ مزاحمتی ٹی بی ہے۔ اس کا سبب ناقص، ناکافی اور نامکمل علاج ہے۔ بعض دفعہ ٹی بی کی ناقص دوائیں جن کی کوالٹی کے بارے میں کوئی اندازہ نہ ہو تجویز کی جاتی ہے۔ بعض دفعہ دوا کی خوراک جسم کے وزن کے مطابق نہیں ہوتی اور بعض دفعہ مریض بہتر محسوس کرنے پر یا کسی اور وجہ سے دوا چھوڑ دیتا ہے۔ اس سے جراثیم دواؤں سے مزاحمت کرنا سیکھ جاتے ہیں اور پھر دوسروں میں بھی مزاحمتی ٹی بی ہی منتقل ہوتی ہے۔ مزاحمتی ٹی بی عام ٹی بی سے اس طرح مختلف ہے کہ اس میں ٹی بی کی عام دوائیں کام نہیں کرتی ہیں اور خصوصی دواؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو زیادہ مہنگی، زیادہ سخت اور زیادہ مدت کے لیے لینی پڑتی ہیں۔

ٹی بی کے کنٹرول میں ٹی بی کنٹرول پروگرام کا کردار: پاکستان میں بھی ٹی بی کے کنٹرول کے لیے نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام موجود ہے۔ اسی طرح صوبائی سطح پر ہر صوبے میں صوبائی ٹی بی کنٹرول پروگرام موجود ہے جو ٹی بی سے متعلق سرگرمیوں کی منصوبہ بندی، نفاذ اور نگرانی کا ذمہ دار ہے۔ یہ ٹی بی کے مریضوں کے لیے کام کرنے والی تمام سرکاری اور این جی او کی سرگرمیوں میں رابطے کا بھی ذمہ دار ہے۔ پاکستان میں ٹی بی کنٹرول کے لیے 135 ملین ڈالر کی ضرورت ہے مختلف وسائل سے صرف 50.3 ملین ڈالر حاصل ہوتے ہیں۔ ٹی بی کنٹرول کے سارے منصوبوں پر عمل کرنے کے لیے مزید سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ 2020 میں کرونا کی وجہ سے صورتحال مزید خراب ہوگئی ہے۔ اس لیے اس دفعہ ٹی بی ڈے کا موضوع ہے۔

"ٹی بی کے خاتمے کے لیے سرمایہ کاری کریں زندگیاں بچائیں"

ٹی بی کنٹرول کے لیے سرمایہ کاری کی ضرورت کئی جگہوں پر ہے۔

نئی اور مئوثر ادویات کی دریافت: ایسی ادویات کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے علاج کا دورانیہ کم کیا جاسکے اور دواوں کی مقدار میں بھی کمی ہو سکے، دواؤں کا سستا ہونا اور مضر اثرات سے محفوظ ہونا بھی ایک ضرورت ہے اور اس میں سرمایہ کاری درکار ہے۔

حفاظتی ادویات کی دریافت: ایسے ٹیکوں اور ادویات کی ضرورت ہے جو ایچ آئی وی سے متاثرہ افراد اور عام افراد کو یکساں طور پر ٹی بی سے بچاؤ فراہم کرسکیں۔

تشخیص: ایسے ٹیسٹوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف ٹی بی کے مرض کی تشخیص کرسکیں بلکہ مزاحمتی ٹی بی (Drug Resistant TB) اور محض ٹی بی (Latent TB) میں فرق کرسکیں یہ ٹیسٹ سستے ہوں اور ان کا نتیجہ جلد حاصل ہوسکے۔

عملیاتی تحقیق (Operational Research): ٹی بی کے مریضوں کی تلاش اور ان کے مئوثر علاج کے لیے نئے ذرائع اختیار کرنے اور ٹی بی پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے نئی تحقیق میں سرمایہ کاری کلیدی کردار کی حیثیت رکھتی ہے۔

انفرادی سطح پر سرمایہ کاری: سرمایہ کاری صرف پیسے کے ذریعے ہی نہیں ہوتی ہے بلکہ اگر ہم ٹی بی کے مریض کو بروقت علاج کے لیے لے جائیں اس کی دیکھ بھال کے لیے وقت دے سکیں اس کا مکمل علاج کروا سکیں تو یہ بھی ایک قسم کی سرمایہ کاری ہے۔

کرونا کی وبا سے جہاں دنیا کو نقصان پہنچا ہے۔ اس سے ٹی بی کنٹرول پروگرام پر بھی اثر پڑا ہے لیکن اس سے دنیا کو یہ سبق بھی ملا ہے کہ بچاؤ اور علاج میں مئوثر سرمایہ کاری سے وبائی امراض پر قابو پانا ممکن ہے۔ ٹی بی بھی ایک وبائی مرض ہے۔ اس کے بچاؤ اور علاج میں مئوثر سرمایہ کاری سے اس پر قابو پایا جاسکتا ہے کئی قیمتی زندگیاں بچائی جاسکتی ہیں اور بیماری کی وجہ سے ہونے والے معاشی نقصان سے بچا جاسکتا ہے۔

آگے بڑھیں، ٹی بی میں سرمایہ کاری کریں اور قیمتی زندگیاں بچائیں

ٹی بی 100% قابل علاج اور قابل تشخیص مرض ہے

ڈاکٹر اقتدار احمد
جنرل سیکریٹری اسٹاپ ٹی بی پارٹنرشپ پاکستان

ٹی بی ایک مہلک بیماری ہے جو متاثرہ شخص کے کھانسنے، چھینکنے یا جگہ جگہ تھوکنے سے ایک سے دوسرے شخص کو منتقل ہوتی ہے۔ ٹی بی کی علامات میں 2 ہفتے سے زیادہ کی کھانسی کا ہونا، بلغم میں خون ہونا، وزن تیزی سے کم ہونا، رات کے وقت ٹھنڈے پسینے آنا اور ہلکا بخار ہونا شامل ہے۔ ٹی بی کی تشخیص عام طور پر بلغم کے ٹیسٹ اور چھاتی کے X-Ray کے ذریعے کی جاتی ہے۔ ٹی بی 100% قابل علاج اور قابل تشخیص مرض ہے جس کا علاج تمام سرکاری ہسپتالوں میں بالکل مفت دستیاب ہے۔ اگر ٹی بی کا علاج ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق نہ کیا جائے تو مریض کا ٹی بی کی ایک مہلک قسم مزاحمتی ٹی بی میں مبتلا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں جو کہ جان لیوا بھی ثابت بھی ہوسکتی ہے۔

24 مارچ کا دن ہر سال دنیا میں ٹی بی کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ٹی بی کے عالمی دن کے اس سال کے عنوان کے مطابق ہمیں دنیا بھر سے ٹی بی کے خاتمے کے لیے ٹی بی سے متعلق معلومات عام کرنے، ان سے بچاؤ کے طریقے، ادویات کی فراہمی، ٹی بی کی تشخیص اور نیز ٹی بی کے مرض میں مبتلا افراد کی دیکھ بھال پر زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کرنی ہوگی۔ تا کہ ٹی بی کے مرض پر قابو پاکر دنیا بھر میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی جانیں بچائی جاسکیں۔

References:

1) Mysteries, Female Pioneers: Meet the Biochemist Who Tackled One of TB's Great. <https:// www.pfizer.com/ news/ articles/ female-pioneers-meet-biochemist-who-tackled-one-tb% E2% 80%99s-great-mysteries>. Accessed on 17-March-2022.

2) Tuberculosis, Key Fact by WHO, 14 Oct 2021. https://www.who.int/news-room/fact-sheets/ detail/tuberculosis. Accessed on 17 March 2022.

3) Pakistan Chest Society, A National Clinical Guidelines for Diagnosis & Management of Drug Susceptible Tuberculosis, March 2020

4) Dennis A. Ahlburg et al. The Economic Impacts of Tuberculosis, The stop tb initiative 2000 Series. Pg 1-34.

ٹی بی کے خاتمے کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرز کا کردار بہت اہم ہے

ڈاکٹر سید شرف علی شاہ
وائس چیئرمین اسٹاپ ٹی بی پارٹنرشپ پاکستان

پاکستان میں ٹی بی کے مرض پر مکمل قابو پانے کے لیے کمیونٹی کی سطح پر کام کرنا بہت اہم ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ٹی بی کی تشخیص و علاج کی سہولیات تک رسائی کو آسان بنایا جائے اور اس کے راستے میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔

ٹی بی کے مکمل خاتمے کے لیے معاشرے میں ٹی بی سے متاثر 100% افراد کی تشخیص کرنا اور انہیں مکمل علاج فراہم کرنا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی مرض پر مکمل قابو پانے کے لیے معاشرے کی اجتماعی کاوشیں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ملک میں ٹی بی کے خاتمے کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرز (ٹی بی کے معالج، ٹی بی کے وہ مریض جو صحت یاب ہوچکے ہیں۔ کمیونٹی لیڈرز اور سول سوسائٹی کی تنظیموں) کا کردار بہت اہم ہے۔

پاکستان میں ہر سال تقریباً 5 لاکھ افراد ٹی بی کے مرض کا شکار ہوجاتے ہیں اس کے علاوہ پاکستان دنیا بھر میں سب سے زیادہ مزاحمتی ٹی بی سے متاثرہ ممالک میں پانچویں نمبر پر ہے۔ جس کی وجہ تشخیص وعلاج میں تاخیر، ادویات کا ناکافی یا مقرر کردہ مقدار سے کم کی فراہمی، مریض کی ٹی بی کے علاج کی تکمیل تک مناسب دیکھ بھال کا نہ ہونا اور معاشرے کے غیر مناسب معاشرتی رویے وغیرہ ہیں۔

اس سال ٹی بی کے عالمی دن کی Theme کے مطابق ہمیں بین الاقوامی طور پر ٹی بی کی تشخیص وعلاج، ٹی بی سے متعلق شعور و آگاہی اور ٹی بی سے متاثرہ مریضوں کی دیکھ بھال پر زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت ہے تا کہ دنیا بھر سے اس موذی مرض کا خاتمہ کیا جاسکے۔

دستبرداری

جنرل سیکرٹری/ وائس چیئرمین کے پیغامات اور مضمون دونوں کا مواد صرف تعلیمی مقصد کے لیے ہے اور یہ کہ Pfizer پاکستان اور/ یا اس کے ملحقہ ادارے سوسائٹی اور/ یا اس کے نامزد صحت کی دیکھ بھال کرنے والے پیشہ ور افراد کے مواد اور اس کی رائے کے لیے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔